۞رمضان میں اچھی عادتیں۞

مسير ماطر الظفيري

فہرست مضامین

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ نمبر
١)	اللہ کی طرف رجوع	
٢)	رحم وکرم کا معاملہ	
٣)	صبر	
٤)	احسان	
٥)	نیکی	
٦)	صلہ رحمی	
٧)	تقویٰ اور خشیت الہی	
٨)	الفت وانسیت	
٩)	نصرت ومعاونت	
١٠)	بلند عزم و حوصلہ	
١١)	غصہ میں کمی	
١٢)	سچائی	
١٣)	سخاوت	
١٤)	عفو درگزر کرنا	
١٥)	محاسبہ نفس	
١٦)	عدل وانصاف	
١٧)	عاجزی و انکساری	
١٨)	ایمانداری	

	ثابت قدمی	۱۹)
	شرم وحیاء	۲۰)
	راز داری	۲۱)
	محنت و جفاکشی	۲۲)
	محبت	۲۳)
	ایثاروقربانی	۲٤)
	اخلاص و للہیت	۲۵)
	نیکوکاری	۲٦)
	نفس کی صفائی	۲۷)
	سہولت وآسانی	۲۸)
	ثابت قدمی	۲۹)
	اچھی سوچ	۳۰)

۱) اللہ کی طرف رجوع

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتے ہیں: "اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو" (سورہ الزمر: ٥٤) یعنی اس کی طرف لوٹ جاؤ اور واپس ہوجاؤ، اور رمضان میں کتنے لوگ اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، رحمٰن کے گھر(مسجد) اس کی گواہی دیتے ہیں۔

۲) رحم وکرم کا معاملہ

ماہ رمضان کا صفت رحمت کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے اس بات کی وضاحت کے لیےیہ مشاہدہ کافی ہےکہ بالخصوص اس مہینے میں مسلمانوں ایک دوسرے کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں ، اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس ماہ میں لوگ کثیر تعداد میں اللہ کی راہ میں عطیات اور خرچ کرتے ہیں اور روزہ دار وں کو روزہ افطار کراتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا کہ"جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا، اس کے لیے اس کے برابر ثواب ہے"۔

۳) صبر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صبر کے مہینہ (رمضان) میں روزہ رکھو۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم اللہ کی اطاعت پر جمے اور ڈٹے رہتے ہیں، اللہ کی نافرمانی سےبچتے ہیں اور بھوک اور پیاس کی تکلیف ،جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے، سے گزرتے ہیں ۔ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں:"صرف صبر کرنے والوں ہی کو بےشمار اجر دیا جائے گا "۔ (سورہ الزمر) :۱۰)۔

٤) احسان

رمضان المبارک میں ہر چیز میں احسان کتنا بڑھ جاتا ہے؟ عبادتوں کی ادائیگی میں احسان!لوگوں کے ساتھ حسن سلوک! نیکی کی راہ میں خرچ کرنےمیں احسان! اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں: "اور خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔ (سورہ آل عمران: ١٣٤)۔

٥) نیکی

جب بچے اپنے والدین کے ساتھ دسترخوان پرجمع ہوتے ہیں اور وہ افطاری کے لیے مغرب کی اذان کا انتظار کررہے ہوتے ہیں، اور وہ گپ شپ کرتے ہیں، تو والدین اس بات پر خوش ہوتے ہیں، تو وہ یہ جان لیں کہ یہ ان کی نیکیوں کی برکت کا حصہ ہے۔ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں: "اور کہو! اے میرے رب ہمارے والدین پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا"۔ (سورہ الاسراء: ٢٤)۔

٦) صلہ رحمی

ماہ رمضان میں صلہ رحمی کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس عارضی دنیا میں مشغول ہونے کے بعدبھی لوگ ایک دوسرے سے ملتے جلتےہیں، اور ملاقاتیں بڑھ جاتی ہیں اور ایک دوسرے کے تئیں جذبات کا ہجوم ہوتا ہے اور یہ ماہ رمضان کی خصوصیتوں میں سے ہے، جس میں "شیطان کوقیدکردیاجاتاہے" اور ہر کوئی رب العالمین کی رضاجوئی میں لگا رہتا ہے۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی و کشائش ہو اور عمردراز ملے تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے"۔

۷) تقویٰ اور خشیت الہی

روزے کا اصل ثمرہ یہ ہے کہ انسان کے اندر اللہ سے ڈر پیداہوجائے اور یہ انسان کو خدائے بزرگ و برتر کے عذاب سے بچاتا ہے اور نجات دلاتا ہے". اللہ سبحانہ وتعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں: "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ". (سورہ البقرة: ۱۸۳).

۸) الفت وانسیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن تو وہ ہے جو مانوس ہوتا ہے اور جس سے مانوس ہوا جاتا ہے۔ اس آدمی میں کوئی خیر و بھلائی نہیں جو نہ کسی سے مانوس ہوتا ہے اور نہ کوئی اس سے مانوس ہوتا ہے"۔اور رمضان کا مہینہ قربت کا مہینہ ہے، کتنے لوگ مسجدوں اور ملاقات کی جگہوں میں اکٹھے ہوتے ہیں جو رمضان کے مہینے میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

۹) نصرت ومعاونت

جب آپ دیکھیں کہ افطار کے لیے دسترخوان بچھائی جارہی ہیں اور مسلمان اسے پھیلانے اور پھر اٹھانے میں کس طرح اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے تو آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیےکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا حصہ ہے:"اور نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرےکی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں ایک دوسرے کا ساتھ نہ دو"۔ (سورہ المائدہ: ۲)۔

۱۰) بلند عزم و حوصلہ

ماہ رمضان میں تراویح کی نمازمیں صفوں کا زیادہ ہونا، نمازتراویح کے لیے کھڑا ہونا اور ایمان والوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کا عزم مصمم ہی رمضان میں مسلمانوں کےبلند عزم وحوصلے کی نشاندہی کرتا ہے، اس لیے ہمیں رمضان کے بعد اسے کم نہیں ہونے دینا چاہیے، اور ہمیں اس پر قائم و دائم رہنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خدا اچھی چیزوں کو پسند کرتا ہے اور حقیر چیزوں سے نفرت کرتا ہے"۔

۱۱) غصہ میں کمی

رمضان المبارک میں بہت سے لوگ آپ کےساتھ نامناسب رویہ اور سلوک اختیار کرتے ہیں اور آپ روزے کی حالت میں ہونے کی وجہ سے اسے جواب دینا چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: "میں روزے سے ہوں"؟ کیا آپ رمضان کے بعد بھی ایسا کرتے رہیں گے اور غصے کو دبانے کا ثواب حاصل کریں گے یا اس ثواب سے محروم ہوجائیں گے؟ "جو شخص اپنے غصے کو پورا کرنے کی قدرت ہونے کے باجود اسے قابو میں رکھتا ہے، اسے اللہ سبحانہ و تعالی روز قیامت سب مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جسے چاہے، چن لے".

۱۲) سچائی

ماہ رمضان میں اپنے ساتھ، خاندان کے ساتھ، اور تمام لوگوں کے ساتھ ایمانداری سے پیش آنا اس بات سے متنبہ ہوتے ہوئے کہ کہیں میرا روزہ حرام جھوٹ اور اشیاء کےحصول کےمحبت میں مخدوش نہ ہوجائے۔ "سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے، اور راستبازی جنت کی طرف لے جاتی ہے"۔

۱۳) سخاوت

اس مقدس مہینے میں روزہ افطار کے لیے دسترخوان کو عام کردیاجاتاہے، صدقہ وخیرات کثرت سے کی جاتی ہیں اور لوگوں کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے فائدے کے لیے اس میں زیادتی کرتا ہے ۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے تاآنکہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے"۔

١٤) عفو درگزر کرنا

ماہ رمضان مغفرت اور بخشش کا مہینہ ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے"۔ ہمیں بھی عفو درگزر کو اختیار کرنا چاہیے، تاکہ اللہ ہمیں معاف کر دے؟

۱۵) محاسبہ نفس

اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ رب العزت سے اجر کی درخواست کرناہے، لہٰذا کسی اورسے کچھ نہیں مانگنا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں:"ہم نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری" (سورہ الانسان: ۹) یعنی ہم تجھ سے یہ نہیں مانگتے کہ ہمیں اس کا بدلہ دو ، اور نہ ہی یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے ہمارا شکریہ ادا کرو۔

١٦) عدل وانصاف

انصاف یہ ہے کہ ہم ان چیزوں کو ادا کرویں جو ہم پرواجب ہیں اور ان چیزوں ہی کو لےلیں جو ہمارے لیے مقرر کیا گیا ہے۔اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں ہم وہ ادا کریں جو اللہ نے ہم پر عبادت اور اطاعت میں سے واجب کررکھا ہے، اور روزہ افطار، آرام و آشائش کے لیے جو وقت مقرر کر رکھا ہے اس کو صحیح طور سے مصروف کریں۔ اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"بیشک انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے، یہ منبر اللہ تعالی کے دائیں جانب ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل و عیال اور جس کا انہیں ذمہ دار بنایا جاتا ان میں عدل و انصاف کرتے ہوں گے"۔

۱۷) عاجزی و انکساری

ہم غریبوں کے ساتھ کتنا ہمدردی کرتے ہیں اور ان کے بارے میں کتنا پرسان حال کرتے ہیں اور ان کی ضروریات کاکتنا خیال رکھتے ہیں؟ ہم مساجد کی صفائی کا کتنا خیال رکھتے ہیں؟ ہم طالب علم پرکتنا مہربان ہوتے ہیں؟ ہمیں یاد رکھنا چاہیےکہ "جو اپنے آپ کوصرف خدا کے لئے جھکاتا ہے، خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے"۔

۱۸) ایمانداری

اللہ تعالیٰ نے روزے اور دیگر تمام عبادات کی ادائیگی کی ذمہ داریاں ہمیں سپرد کیا ہے، بلکہ ہم نے پورا دین ہی عمل اور وفاداری کے سپرد کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی کو ایمانداری منسلک کرتے ہوئے فرمایا: یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی(سورہ مومن:۱) جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں(سورہ مومن:۸)۔اور اس میں وہ تمام امانتیں شامل ہیں جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہیں اور بندے اور مخلوق کے درمیان ہیں۔

۱۹) استقامت

استقامت کا مطلب ثابت قدم رہناہے اور جلدی بازی کو چھوڑنا ہے، اور ہم رمضان کے مہینے میں کتنی بار ایسا کرتے ہیں جب ہم روزہ رکھنا چاہتے ہیں یا پھر اسے توڑنا چاہتے ہیں؟! جب ہم کسی چیز کے بارےمیں فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا ہم صبرواستقامت سے کام کرتے ہیں؟ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آپ میں دو خوبیاں ہیں جو خدا کو پسند ہیں: اور وہ دونوں خوبیاں صبر اور استقامت ہیں"۔

۲۰) شرم وحیاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ کے لیے حیاء کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ہمارے پاس حیاء ہے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا نہیں، بلکہ اللہ کے لیے حیاء کا ہونا یہ ہے کہ وہ سر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرے اور اس کے باطن کی حفاظت کرے، اور موت اور آزمائش کو یاد رکھے، اور جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے، تو جس نے ایسا کیا، اس نے حقیقتاً حیاء یعنی وہ حیا جو اللہ کا حق ہے،کو پورا کر دیا "۔ اور ہم رمضان میں اپنے آپ کو اللہ کےنزدیک گناہ والی چیزوں سےحتی الامکان بچاتے ہیں، تو رمضان المبارک کے بعد بھی ان عادتوں کو جاری رکھنا چاہیے۔

۲۱) راز داری

روزہ ایک راز ہے جو صرف خالق ہی جانتا ہے! اور اس راز کا ذکر اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان پر فرمایا: "آپ نے فرمایا: بیٹا اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے "۔ (سورہ یوسف:۵) بعض اوقات ہمیں رشتوں کو مضبوط کرنے، اعتماد کی تجدید اور محبت میں اضافہ کرنے کے لیے راز کی باتوں کو رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۲) محنت و جفاکشی

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں(عبادت میں) جتنی جد وجہد کرتے تھے اتنی کسی اور مہینے میں نہیں کرتے تھے اور اس کے آخری عشرہ میں جتنی محنت اور کوشش کرتے تھے اتنی اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے"۔ ہمیں بھی ہر وقت اپنے رب کی عبادت میں مستعد رہنا چاہیے اور اطاعت کے شوقین رہنا چاہیے اور خلفشار اور بھول چوک سے دور رہنا چاہیے۔

۲۳) محبت

رمضان المبارک محبت کا مہینہ ہے کیونکہ یہ واجبات کی ادائیگی کا مہینہ ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے) یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ (اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ کوئی ہے جو رمضان کے بعد اللہ کی محبت کا طالب ہو؟

۲٤) ایثاروقربانی

ہم خدا کی فرمانبرداری میں کتنا اپنا وقت اور سکون قربان کرتے ہیں؟ ! ہم مسلمانوں کی بھلائی کے لیے کتنی قربانیاں دیتے ہیں؟ ربیع بن خثیم سے کہا گیا: تم تھوڑا آرام کر سکتے ہو۔ اس نےجواب میں فرمایا: میں اس کی تسلی چاہتا ہوں!

۲۵) اخلاص و للہیت

اللہ سبحانہ وتعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں: "اور ان کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ دین میں خالص ہو کر اللہ کی عبادت کریں" (البینہ: ٥)۔ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "لہذاجو شخص سچائی کا ارادہ کرے خواہ لوگ اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے لیے کافی ہے جو اس کے اور لوگوں کے درمیان ہے، اور جس نے اپنے آپ کو اس چیز سے آراستہ کیا جو اس میں نہیں ہے، اللہ اسے رسوا کرے گا۔" رمضان المبارک اخلاص کا مہینہ ہے کیونکہ آپ کے روزے کی حقیقت صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

٢٦) نیکوکاری

ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ اچھے اعمال کرنے،اور محنت و جانفشانی کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ جسے اللہ تعالیٰ نے بہت سے اعمال کے لیے مخصوص کیا ہے۔اس کا تقاضا ہے کہ ہم اسے برقرار رکھیں اور اس پر عمل کریں۔ اور اللہ نے ہر اچھے اعمال کرنے پردوگنا اجر عطا کرنے کی خوشخبری دی ہے۔ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کو یاد رکھنا چاہیے: "یہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا"۔

۲۷) نفس کی صفائی

جب ہم اپنے آپ کو تمام محرکات سے الگ اور علیحدہ کرلیتے ہیں اور اپنے رب، اپنے والدین، اور اپنی اولاد کے تئیں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہیں، اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ "اے اللہ، تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، اس لیے ہمیں معاف کردے" تو یہ صفت ہماری ان پاکیزہ، دیانتدار اور غیر جانبدار نفس کوظاہر کرتی ہے، جن پر خدا کے الفاظ لاگو ہوتے ہیں: "اورکچھ لوگ ایسےہیں کہ وہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو فروخت کر ڈالتے ہیں اور خدا اپنے بندوں پربہت مہربان ہے"۔

۲۸) سہولت وآسانی

اللہ سبحانہ وتعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں:"اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تم پر سختی نہیں چاہتا"۔ (سورہ البقرۃ: ۱۸۵)۔ اس آیت کاذکر روزے کے آیتوں کےدرمیان کیاگیاہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ رمضان کا مہینہ آسانی کی صفت سے مربوط ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا(اور اس کی سختی نہ چل سکے گی)۔ ایک دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو اوران کے لیے مشکلات کھڑی نہ کرو"۔

۲۹) ثابت قدمی

بہت سے لوگ ایسے تھے جو نماز نہیں ادا کرتے تھے، لیکن رمضان المبارک میں نماز ادا کرنے لگے۔ کتنے لوگ ایسے تھے جوقرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے، لیکن رمضان المبارک کے آتے ہی تلاوت کرنےلگے۔اوربہت سے لوگ ذکر کی مجلس میں شرکت نہ کرنے والوں میں سے تھے، لیکن ماہ رمضان میں ذکر کی مجلس میں شریک ہونے لگے۔ لہذا ہمیں اللہ سبحانہ وتعالی کے احکامات پر ثابت قدم رہنا چاہیے؛ تاکہ ہمیں وہ نصیب ہو جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں:"اور (اے نبی یہ بھی کہہ دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے"۔

۳۰) اچھی سوچ

جس طرح ہم نے رمضان کے مہینے میں شیطان کے وسوسوں اور اس کے فتنہ کی تردید کے لیے لوگوں کے بارے میں اچھا گمان کیا تھا، اسی طرح ہم اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان کریں کہ وہ ہمیں ہماری سوچ سے بہتر کچھ عطا فرمائے گا۔ ہمیں یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث قدسی میں مروی ہے:" اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں،تو وہ جیسا چاہے میرے ساتھ گمان کرے"۔